[redacted]

وہ یکی کا مطلب ہے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دینا۔ اگرچہ مسیحیوں کے لئے یہ شرع کے کام کی خاطر اپنی آمدن کا دسواں حصہ دینا جائز ہے بائبل نہیں بتلاتی کہ مسیحیوں کو دسواں حصہ دینا چاہئے۔ بائبل میں وہ یکی کا تعلق پرانے عہدنامہ میں رسمی شریعت، ہیکل کی کہانت، جانوروں کی قربانی اور ختنہ سے تھا۔ نئے عہدنامہ میں رسمی شریعت پوری ہو چکی ہے اور موقوف کر دی گئی۔

A- قدیم دور میں وہ یکی

1- وہ یکی کا رواج صرف اسرائیل ہی میں نہیں تھا۔

زمین کی پیداوار پر وہ یکی۔ کاروباری نفع پر وہ یکی، جنگ میں مال غنیمت پر وہ یکی اور یہ حصہ کسی دیوتا کو نذر کرنے کا رواج شرقی و غربی، ہندوستانی اور جرمن اقوام میں رائج تھا۔

2- بائبل کی تاریخ میں وہ یکی متعدد معنی رکھتی تھی۔

کسی اہم شخص کی عزت کے اعتراف کے طور پر وہ یکی۔

ابرام (1992-2167 ق م) نے ملکِ صدق سالم، خدا تعالیٰ کے کاہن کو جنگی مال غنیمت کا دسواں حصہ دیا۔ یا اپنے سے زیادہ اہم شخص کی عزت کا ایک نشان تھا (پیدائش 14:18-20)۔

خدا کی نعمت کے طور پر وہ یکی۔

یعقوب (1860-2007 ق م) نے بیت ایل کے مقام پر خدا سے منت مانی "اگر خدا میرے ساتھ رہے اور جو سفر میں کر رہا ہوں اس میں میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا دے اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت لوٹ آؤں تو ..... جو کچھ تو مجھے دیگا اس کا دسواں حصہ ضرور ہی تجھے دیا کرونگا" (پیدائش 22-28:20)۔

دنیاوی مالک کو کرائے کے طور پر ہدیہ ادا کرنا۔

یوسف (تقریباً 1877 ق م) ایک قانون مقرر کیا کہ فصل کا پانچواں حصہ فرعون کو دیا کریں (پیدائش 47:24,26)۔ یہ دنیاوی حصہ تھا اس کو پاک حصہ سے فرق ہونا ضرور ہے۔

پرانے عہدنامہ کی عبادتی خدمت کی مدد کے لئے وہ یکی، چندہ۔

خدا نے فروج (1407-1447 ق م) کے بعد موسیٰ کو جو شریعت دی اس میں پاک وہ یکی کا حکم دیا یعنی پرانے عہدنامہ کے دور میں عبادتی خدمت سرانجام دینے والے لوگوں کے حصہ کے طور پر دسواں حصہ۔

بادشاہ (حکومت) کو محصول کے طور پر دسواں حصہ۔

سموئیل نبی (1032-1060 ق م) نے تنبیہ کی کہ اسرائیل کے بادشاہ تمہارے بیٹوں اور بیٹیوں کو اپنی دنیاوی خدمات کے لئے لے لیں گے۔ تمہارے کھیت لے کر اپنے خدمت گذاروں کو دے دیں گے اور تمہارے کھیتوں اور تاکستانوں کا دسواں حصہ اپنی دنیاوی بادشاہی چلانے کے لئے محصول کے طور پر لیا کریں گے (1-سموئیل 8:11-20)۔

نوٹ: یہ ساری مثالیں پرانے عہدنامہ کی شرعی دہ یکی کے علاوہ تاریخی ہیں۔

B- پرانے عہدنامہ کی شریعت کے مطابق دہ یکی

1- <u>دہ یکی اسرائیل کی رسمی شریعت کا حصہ تھی (1407-1447 ق م)۔</u>

a- رسمی شریعت کے کوائف

رسمی شریعت مندرجہ ذیل قوانین سے شروع تھی:

- مقدسین (کاہن، لاوی)۔
- پاک مقامات (خیمہ اجتماع یا مقدس، ہیکل)۔
- پاک اوقات (سبت، مذہبی تہوار، یا روزہ کا ایک دن)۔
- پاک اعمال (قربانیاں، بدنے، پہلے پھل، پہلوٹھے اور دہ یکی لانا، ختنہ، طہارت اور حرف پاک چیزیں کھانا۔

رسمی شریعت کا مقصد

رسمی شریعت کہتی ہے کہ خدا کی پرستش پاک ملک (زمین) میں کی جائے۔ اس نے پرانے عہدنامہ کے لوگوں کو سکھایا کہ خدا کس طرح چاہتا ہے کہ اس کے لوگ اس کے پاس آئیں اور اس کی پرستش کریں۔

خدا نے اسرائیل کو حکم دیا کہ بتوں کو توڑ ڈالیں اور اس کی پرستش غیر قوموں کی طرح نہ کریں (استثنا 13-18:9) خدا نے ایک جگہ مقرر کی جہاں اس نے اسرائیلیوں کو حکم دیا کہ وہ بدنے لائے جائیں جو مذبح پر لانے والے ہیں اور جو نہیں لانے والے یعنی وہ یکی خصوصی بدنے (پہلے پھل) منت کے بدنے، خوشی کے بدنے (جو شرعی یا منت کے نہیں) اور پہلوٹھے (استثنا 12:1-6)

جانوروں کے پہلوٹھے کاہنوں کے کھانے کے کام آتے تھے اور وہ خصوصی بدیوں کے طور پر تیار کئے جاتے تھے (گنتی 18:15-20) یا جانوروں کے پہلوٹھوں کی خصوصی عید منائی جاتی تھی اور جانور دینے والوں کو بھی دعوت دی جاتی تھی۔

2- <u>دہ یکی کے کوائف ایک ساتھ واضح طور پر مقرر نہیں تھے۔</u>

پرانے عہدنامہ میں کچھ عبارات کے مطابق "پورے ایک سال کی فصل" کا دسواں حصہ سمجھا جاتا تھا یعنی گندم، مئی نے اور تیل (استثنا 14:22-23;26:12 ؛ گنتی 18:27-30 ؛ نحمیاہ 10:37;13:12)۔

بعض عبارات کے مطابق "زمین سے گندم، درختوں سے پھل اور ریوڑ یا گلہ میں سے ہر دسواں جانور" دسواں حصہ سمجھا جاتا تھا۔ جو گلہ بانوں کی نگرانی میں دیا جاتا ہے مثلاً، سالانہ گنتی کے دوران نئے پیدا ہونے والے جانوروں میں سے (احبار 2:27:30,32- توریک 31:6 ؛ یرمیاہ 33:13)۔

3- <u>بدیوں کی حد واضح طور پر مقرر نہیں تھی۔</u>

پرانا عہدنامہ ایک پاک دہ یکی کی بات نہیں کرتا بلکہ تین پاک دسویں حصے بتاتا ہے

(1) پہلا دسواں حصہ لاویوں کے لئے ہوتا تھا۔

پراھیں احبار 27:30-33 ؛ گنتی 18:5-7,20 ۔

<u>پہلی دہ یکی خیمہ اجتماع میں رسمی عبادت کے لئے ہوتی تھی۔</u>

خداوند نے لاوی کے قبیلے کو الگ کیا اور وہ پہلے خیمہ اجتماع میں خدمت کرتے تھے پھر ہیکل میں کرنے لگے۔ لاویوں میں سے صرف ہارون کا خاندان شہادت کے خیمہ کے اندر پردہ کے پیچھے اور مذبح کی ہر چیز کے ساتھ کہانت کی خدمت سرانجام دیتا تھا۔ باقی لاوی خیمہ اجتماع میں دوسرے کام سرانجام دیتے تھے کیونکہ خدا نے لاویوں کو اپنی خدمت کے لئے بلایا تھا۔ خدا نے ان کے ذریعہ معاش کا بھی بندوبست کیا۔ خدا نے حکم دیا تھا کہ اسرائیلیوں کی دہ یکیاں ان کو دی جائیں جو خیمہ اجتماع میں خدمت کرتے ہیں یعنی (لاوی کا قبیلہ)۔

<u>پہلی دہ یکی لاوی کے لئے تھی۔</u>

اسرائیل میں دہ یکی لاویوں کو دی جاتی ہے۔ یہ ان کا اسرائیل کے ملک میں میراث کے حصہ کے طور پر اور خیمہ اجتماع میں کام کی مزدوری کے طور پر ہوتی ہے۔

<u>پہلی دہ یکی کا دسواں حصہ کاہنوں کا ہوتا تھا۔</u>

پس لاویوں کو گندم اور مے کی دہ یکی کا دسواں حصہ کاہنوں کو ادا کرنا ہوتا تھا۔ دہ یکی کا یہ دسواں حصہ خداوند کے لئے لاویوں کے پہلے پھلوں کے طور پر کام آتا تھا اس طرح تمام اسرائیلیوں کو اچھے سے اچھا تیل اچھی سے اچھی مے اور گندم کی فصل کے پہلے پھل کے طور پر خداوند کو دینی ہوتی تھی (گنتی 18:12)

<u>خداوند نے کاہنوں کی آمدن کے طور پر مندرجہ ذیل چیزیں ان کے ذمہ لگائی تھیں:</u>

- نہایت مقدس قربانیوں، پاک قربانیوں، ہلانے کی قربانیوں کا الگ کیا ہوا حصہ فصل کے پہلے پھل پر جو چیزیں خداوند اور پہلوٹھوں کے لئے

مخصوص ہے (گنتی 18:8-19؛ استثنا 18:1-5)۔

- ساری دہ یکیوں کا دسواں حصہ لاویوں کو دیا جاتا ہے (گنتی 18:25-28)۔
- مال غنیمت میں حصہ (گنتی 31:25-29) اور اگر اصلی مالک مر گیا ہو اور اس کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو تو اس میں شراکت (گنتی 5:6-10)

(2) دوسری دہ یکی، خداوند کے حضور خوشی کی عید کے لئے ہوتی تھی۔

پڑھیں استثنا 14:22-29؛ 12:5-7,17_19۔

دوسری دہ یکی یروشلیم میں خوشی کی عید کے لئے ہوتی تھی۔

سارے اسرائیل کی نئی گندم کی پیداوار اور تیل خدا کی حضوری میں اس جگہ کھایا جائے جہاں اس کا نام بستا ہے یعنی یروشلیم کی نیکل میں۔ گلوں اور ریوڑوں کے پہلوٹھے بھی اسی وقت کھائے جاتے تھے اور یہ اس قربانی کے گوشت کے طور پر کھائے جاتے تھے (استثنا 15:19-20)۔ یہ ہر سال غالباً اس وقت ہوتا تھا جب اسرائیلی موسم خزاں میں مال غنیمت کی عید منانے کے لئے یروشلیم جاتے تھے (خروج 23:16)۔ یہاں وہ دہ یکیاں لاویوں کی آمدن نہیں سمجھی جاتیں بلکہ خداوند کے ساتھ رفاقت کا ایک ذریعہ ہوتی تھیں۔

اگر کوئی اسرائیلی یروشلیم سے بہت دور رہتا اور اپنی دہ یکی اٹھا کر لانے میں مشکل محسوس کرتا تھا تو اجازت تھی کہ وہ اس کو فروخت کر دے اور اپنے پسند کی چیز خرید لے مثلاً گائے، بیل، بھیڑ، کوئی دوسرا کھانے والا مشروب یا کوئی اور چیز جو وہ عید کے لئے چاہتا (یوحنا 2:13-14)۔ وہ اپنے خاندان، اپنے نوکروں اور اپنے گاؤں کے لاویوں کے ساتھ مل کر خداوند کی حضوری میں یہ چیزیں کھاتا تھا اور ہمیشہ خداوند کی تعظیم کرنا سیکھتا تھا۔

دوسری دہ یکی

پہلی صدی عیسوی میں یہودی استادوں نے اس "دوسری دہ یکی" کو لاویوں کی الگ کی ہوئی پہلی دہ یکی کے بعد نوے حصوں کی دہ یکی بنا دیا۔ یہ ممکن ہے کہ اس "دوسری دہ یکی" کا مطلب درست ہے کیونکہ یہ سونپنے کی ذمہ داری کہ قربانی کے بیک کھانے کے دوران پہلوٹھے جانوروں کے گوشت کے ساتھ بہت سی خوراک کھانی ہوتی لفظ "دہ یکی" زیادہ مشہور ہوگیا ہوگا بجائے تکنیکی معنی کے کہ "ساری قربانی کا حصہ"۔ دوسری جانب لفظی معنی کو قبول نہ کرنے اور غور کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ان خوشی کے کھانوں کا مطلب تھا مقام بنانا۔ واضح طور پر آج ہم نہیں جانتے کہ ان دنوں اس کے کیا معنی تھے۔

(3) تیسری دہ یکی ضرورت مندوں کے لئے ہوتی تھی۔

پڑھیں استثنا 14:28-29؛ 26:12-15۔

تیسری دہ یکی ضرورت مندوں کے لئے۔

ہر تیسرے سال کے آخر میں اس سال کی محصول کی ساری دہ یکی قصبوں میں جمع کر لی جاتی تھی تا کہ ان لاویوں کو جنکے پاس اپنی زمین یا میراث نہیں اور مسافروں، یتیموں اور بیواؤں کو خوراک مہیا کی جا سکے جو ان قصبوں میں رہتے تھے۔ عام طور پر یہ دہ یکی ضرورت مندوں کے لئے ہوتی تھی۔ ان ضرورت مندوں کے آنے اور کھانے اور تسلی پانے سے مراد تھی کہ وہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ دہ یکی قربانی کی خوشی کے کھانے کو

پیش نہیں کر سکتی کیونکہ وہ یروشلیم میں ہوتا تھا۔ یہ وہ یکی عبادت خانہ کے توسط سے نہیں لائی جاتی تھی۔

تاہم، اس وہ یکی کے پاک کردار کو قائم رکھنے کی غرض سے اسے لانے کے لئے ایک مذہبی نظم جاری کیا گیا تھا۔ لانے والے کو خداوند کے سامنے غالباً یروشلیم کے دورہ پر ایک وضاحت پیش کرنی ہوتی تھی (استثنا 15-13 :26)۔ اس کو واضح کرنا ہوتا تھا کہ وہ پوری وہ یکی لایا ہے اور جب یہ اس کے گھر میں جمع تھی اس نے اس کو ناپاک نہیں کیا۔ یہ وہ یکی "پاک حصہ" کہلاتی ہے کیونکہ اگرچہ یہ حقیقتاً عبادت خانہ میں نہیں لائی جاتی تھی تو بھی یہ خداوند کی نذر (خداوند کی خدمت) ہوتی تھی۔ اس وضاحت کا خاتمہ ایک زرعی سال کی برکت کے ساتھ ہوتا تھا۔

<u>تیسری وہ یکی غریبوں کے لئے۔</u>

"تیسرے سال کی وہ یکی" (استثنا 29-28 :14) تقریباً خداوند کی حضوری میں خوشی کی عید کے لئے وہ یکی ("دوسری وہ یکی" سے مختلف تھی ہے۔ استثنا 27-22 :14) یعنی ہر سال یہ فرق جگہ یعنی فرق غریبوں کو دی جاتی تھی۔ وہ یکی کی مقدار تیج تیج دسواں حصہ تھا۔ پہلی صدی عیسوی میں یہودی استاد اس وہ یکی کو "غریبوں کے لئے وہ یکی" کہتے تھے۔

خلاصہ۔ اگر استثنا 14:28 اس طرح سمجھا جائے کہ "تیسرے سال کی وہ یکی دوسری وہ یکی" ہے تو پھر پرانے عہدنامہ کے دور میں خدا کے لوگوں سے دراصل دو وہ یکیاں نکالنے کو کہا جاتا تھا جو اسرائیل میں خداوند اور اس کی خدمت کے لئے اس کی فصل کے پانچویں حصے کے برابر تھا۔ ہر سال ایک وہ یکی لیکل کے نظام کو چلانے کے لئے لاویوں کو جاتی تھی اور دو سال تک ہر سال دوسری وہ یکی یروشلیم میں عید کے لئے خوراک کے طور پر کام آتی تھی۔ یعنی ہر تیسرے سال یہ دوسری وہ یکی گاؤں کے ان غریبوں کے لئے نکالی جاتی تھی۔

4- <u>وہ یکیاں ایک طرح سے زمین کا کرایہ تھا جو اسرائیلی خدا کو ادا کرتے تھے۔</u>

وہ یکیاں خدا کی ہوتی تھیں۔ وہ "خداوند کے لئے پاک" تھیں؛ جس کا مطلب ہے کہ وہ خداوند کے لئے نکالی جاتی اور خدا کی خدمت کے لئے نذر کی جاتی تھیں (احبار 27:30)۔ پاک زمین خداوند کی تھی یعنی اسرائیلیوں کو اس کا پھل کھانے کی اجازت تھی (احبار 25:23)۔ وہ یکیاں ایک قسم کا زمین کا کرایہ تھا جو مزارعے (اسرائیلی) مالک (خدا) کو ادا کرتے تھے۔ وہ یکی دینا ظاہر کرتا تھا کہ اسرائیلی پاک زمین کے مزارعوں کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ وہ ہرگز پاک زمین کے مالک نہ تھے۔ کھیتوں اور گلوں کی وافر پیداوار خداوند کی بھلائی کا اعلان کرتی تھی۔ اسلئے اسرائیلی اس فصل کا حصہ مالک کو خراج کے طور پر ادا کرتے تھے۔

5- <u>وہ یکی تبدیل نہیں بحال ہو سکتی ہے۔</u>

یہودی تحریر (بیکوروتھ Bekoroth5B4) کے مطابق جانوروں کو "V" کی شکل کے دروازے میں سے ایک ایک کر کے قطار کی صورت میں گذارا جاتا تھا۔ ان کو گلہ بھنے والے کے ہاتھ کے نیچے سے گذرنا ہوتا تھا (یرمیاہ 33:3) گلہ بھنے والا ہر دسویں جانور کو اپنی چھڑی سے چھوتا تھا اور پھر ایک کنڑی کے ٹکڑے سے ان کو سرخ رنگ کی نشانی لگائی جاتی تھی۔ مالک اس عمل کو اس ترتیب سے نہیں کر سکتا تھا کہ اپنے واسطے اچھے سے اچھا جانور رکھ لے۔ اگر وہ بھینٹ کا متبادل دینے کا مجرم پایا جاتا یعنی خدا کو ناقص جانور دیتا اور خود اچھا جانور رکھ لیتا تو اسے وہ دونوں ہی دینے پڑتے تھے۔ تاہم کسی بھی قسم کی وہ

یکی کی بجائی جانور کے طور پر بھیڑ کی اجازت تھی۔ اگر مالک قربانی (خاص بھیڑ) کا کوئی حصہ اپنے واسطے رکھنا چاہتا تو وہ اس قربانی کو پیسوں سے حاصل کر سکتا تھا۔ لیکن پھر اس کو قربانی کی قیمت کا پانچواں حصہ خداوند کو دینا ہوتا تھا (احبار 27:30-33)۔

C- اسیری کے بعد دہ یکی

اسیری کے بعد دہ یکی ذیکل کے خادموں کی مدد اور ذیکل کی روزانہ کو چلانے کے لئے ایک قسم کا ذیکل کا محصول بن گیا تھا۔

1- نحمیاہ نے گورنر بننے کے پہلے عرصہ کے دوران دہ یکی کو بحال کیا (433-445ق م)۔

بابل کی اسیری کے بعد (538ق م)۔ اسرائیلیوں نے ذیکل دوبارہ تعمیر کی (عزرا 6:15-516-521ق م)۔ بعد میں راہنماؤں، کاہنوں اور لاویوں نے ایک عہد کیا اور اس کو لکھ لیا اور اس پر مہر کر دی (نحمیاہ 9:29)۔ اس میں غیر قوم سے شادی نہ کرنا، سبت کو ماننا، فصل کے پہلے پھل اور ریوڑوں اور گلوں کے پہلوٹھوں کو لانا اور آخر میں لاویوں کے واسطے اپنی فصل کا دسواں حصہ لانے جیسے امور شامل تھے (نحمیاہ 10:30-39)۔

تاہم، یہاں موسیٰ کی شریعت کے لحاظ سے ایک فرق تھا (1407-1447ق م)۔ اسیری کے بعد لوگ اپنی دہ یکی ذیکل میں نہیں لاتے تھے بلکہ لاویوں کو باہر جا کر گاؤں کے لوگوں سے جمع کرنا پڑتی تھی۔ یہ کاہنوں کی نگرانی میں ہوتا تھا جس کو ان دہ یکیوں کا دسواں حصہ ملتا تھا۔ یہ دہ یکیاں ذیکل میں کوٹھریوں کے اندر جمع کی جاتی تھیں (نحمیاہ 10:37-39)۔ چنانچہ نحمیاہ کے دنوں میں کاہن اور لاوی جن میں گانے والے اور پہریدار شامل ہوتے تھے دہ یکیوں سے اپنی اجرت وصول کرتے تھے (نحمیاہ 12:44-47)۔

2- ملاکی نے اسرائیلیوں کو دہ یکی لانے کا مشورہ دیا (420-432ق م)۔

بعد میں جب نحمیاہ یروشلیم سے غیر حاضر تھا (432-433ق م) ذیکل کی کوٹھریوں کے مختار کاہن نے لاویوں کو حصہ دینے میں غفلت برتی اور اس طرح ان کو مجبور کر دیا گیا کہ وہ ذیکل میں خدمت کرنے کی بجائے گاؤں گاؤں جائیں اور اپنے لئے کچھ آمدن کمائیں (نحمیاہ 10-13.4)۔

ملاکی نبی کی معرفت خداوند نے اسرائیلیوں کو ملامت کی کہ تم دہ یکی اور ہدیہ میں مجھے لوٹتے ہو (ملاکی 3:6-12) اور اس طرح یروشلیم کی ذیکل میں پرستش کروانے میں۔ صداقت کے مالک کی حیثیت سے خداوند نے اسرائیلیوں کو ملامت کی کہ تم اپنے باپ دادا کے ایام سے میرے آئین سے منحرف رہے ہو..... اسرائیلیوں نے حقیقت میں کبھی شریعت کو نہیں مانا اور نہ دہ یکی کی شریعت پر عمل کیا تھا اس غفلت کا نتیجہ تھا کہ خداوند اسرائیل پر پھر آفت لے آیا جو خشک سالی کی وجہ سے اگتی (1:2-11) اور بندی کے وجہ سے (یوایل 1:4-13) فصل کی ناکامی سمجھی جاتی تھی۔ خداوند نے ان کو صلاح دی کہ اپنے کھیتوں کی فصل کی پوری دہ یکی میرے خزانہ خانہ میں لاؤ جو یروشلیم کی ذیکل میں تھا تا کہ ذیکل کے خادموں کی مدد کے لئے کافی ہو اور ذیکل کے کام جاری رہ سکیں۔ خداوند نے وعدہ کیا کہ اگر اسرائیلی ایسا کریں تو خداوند پھر سے آسمان کے دریچوں کو کھولے گا اور ان کے کھیتوں پر بارش برسائے گا (یسعیاہ 7:11-12)۔ اس کے نتیجہ میں کثرت سے فصلیں ہونگی اور وہ بندی کو ڈانٹے گا کہ تمہاری فصلوں کو برباد کرے (ملاکی 3:11-12)۔

ملاکی 3:10 نئے عہدنامہ کے دور میں مسیحیوں کے لئے حکم نہیں بلکہ پرانے عہدنامہ کے دور میں یہودیوں کو شریعت پر عمل کرنے (دہ یکیاں اور باغوروں

کی قربانیاں) اور اس طرح پرانے عہدنامہ کی ذیکل کے امور اور کاہنوں اور لاویوں کو قائم رکھنے کے لئے ایک سلاح تھی۔

3- نحمیاہ نے دوبارہ گورنر بننے کے دوران دہ یکی کو پھر سے بحال کیا (432 ق م)۔

ظاہری طور پر لوگوں نے ملاکی کی منادی پر توجہ نہ دی کیونکہ جب نحمیاہ یروشلیم میں واپس آیا تو اس کو اپنا پرانا کام بحال کرنا تھا۔ نحمیاہ نے حاکموں کو ڈانٹا، لاویوں کو ان کے کام پر واپس بلایا اور دیکھا کہ دہ یکی یروشلیم میں کیوں کر بھریوں کے اندر لائی جاتی ہے یا نہیں اور قابل اعتماد آدمیوں کو مقرر کیا تاکہ وہ نذرانے لاویوں اور کاہنوں میں تقسیم کرنے کی ذمہ داری اٹھائیں (نحمیاہ 13:11-13)۔

D- دہ یکی کی تاریخ

دہ یکی کی ساری تاریخ پرانے عہدنامہ میں واضح ہے۔

1- خروج کی ابتدا میں دہ یکی (1447 ق م)۔

کوہ سینا پر موسیٰ کی خدمت کے دوران "ساری فصل کی دہ یکی" اور یوراور گلہ کی ساری دہ یکی" بھی خداوند کی ہوتی تھی (احبار 27:30,32)۔

2- خروج کے دوران دہ یکی (1407-1446 ق م)۔

بعد میں جب ہارون سردار کاہن تھا اس دوران صرف "فصل کی ساری دہ یکی" کا ذکر لاویوں کی آمدن کے طور پر ہے (گنتی 18:20-32)۔

3- خروج کے آخر میں دہ یکی (1407 ق م)۔

موسیٰ کے وقت کے اختتام کے بعد "فصل کی ساری دہ یکی" عید کے کھانے میں استعمال کرنے کے لئے عبادت خانہ میں لائی جاتی تھی جبکہ ہر تیسرے سال دہ یکی مقامی لاویوں اور ضرورت مندلوگوں میں امداد کے طور پر تقسیم کی جاتی تھی (استثنا 14:22-29; 26:12-15,17-19; 12:6-7,11-12)۔

4- اسیری سے پہلے دہ یکی (696-713 ق م)۔

اسیری سے قبل حزقیاہ بادشاہ نے ذیکل کو پاک کیا، پرستش کو بحال کیا، کاہنوں اور لاویوں کو از سر نو فرائض سونپے اور لوگوں سے کہا کہ اپنا اپنا حصہ ذیکل کے خادموں کے واسطے "پاک چیزوں کا دسواں حصہ خداوند کو نذر کیا ہوا" لایا کریں۔ ان میں شامل تھے "فصل کی ساری دہ یکی" (زیتون کا تیل اور شہد) "ریوڑوں اور گلوں کا دسواں حصہ" (2-تواریخ 31:2-10)۔

5- اسیری کے بعد دہ یکی (420-445 ق م)۔

اسیری کے بعد "فصل کی دہ یکی" نے ذیکل کے محصول کی صورت اختیار کر لی جو لوگوں کی لائی ہوئی نہیں بلکہ لاویوں اور کاہنوں کے ذریعے جمع کی ہوئی ہوتی تھی اور بطور ذیکل کے خادم ان کی مدد کے لئے دی جاتی تھی (نحمیاہ 10:37-39; 13:12-13؛ ملاکی 3:6-12)۔

6- <u>پہلی صدی عیسوی کے دوران دہ یکی</u>

یہودی استادوں نے تاریخ تورات یوشع کے زمانہ (پہلی صدی عیسوی) میں درج ذیل مسئلہ کو حل کیا:

(1) ہر سال یہودی اپنی پہلی دہ یکی لاویوں کو دیں گے۔ لاوی اس دہ یکی کا دسواں حصہ کاہنوں کو دیں گے۔ یہ ٹیکل کی خدمت میں لاویوں اور کاہنوں کی امداد کے کام آتی تھی (احبار 27:30-32؛ گنتی 18:20-32)۔

(2) ہر سال یہودی اپنی دوسری دہ یکی یروشلیم میں لائیں گے۔ یہ ٹیکل میں قربانی کے کھانے کے لئے خوراک کا کام کرتی تھی (استثنا 14:22-27)

(3) ہر تیسرے سال یہودی اپنی تیسری دہ یکی اپنے قصبوں میں جمع کریں گے۔ یہ ان قصبوں میں غریبوں کی مدد کے کام آتی تھی (استثنا 14:28-29؛ 26:12-15)۔

خلاصہ۔ پہلی صدی عیسوی میں دراصل یہودی استادوں نے تقاضہ کیا کہ یہودی ہر سال دو دہ یکیاں نکالیں اور ہر تیسرے سال تین دہ یکیاں۔ تاہم، یہودی شرع کے عالم شریعت رکھنے مگر اس پر عمل نہ کرنے میں مشہور تھے (متی 23:1-4؛ لوقا 11:46)۔

E- نئے عہدنامہ میں مسیح کی مصلوبیت سے پہلے دہ یکی

پراھیں متی 23:23-24۔ فریسی جو شرع کے عالم تھے انہوں نے موسیٰ کی شریعت میں وضاحت کے طور پر 613 ضابطوں کا اضافہ کر لیا تھا جن میں (365 ممانعتیں اور 248 احکام تھے)۔ یہ ضابطے "بزرگوں کی روایت" کہلاتے تھے (مرقس 7:3)۔ ان کے متعلق یسوع نے فرمایا "یہ بیفائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں"۔ "تم خدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو ۔۔۔ یوں تم خدا کے کلام کو اپنی روایت سے جو تم نے جاری کی ہے باطل کرتے ہو" (مرقس 7:7-8:13)۔ وہ ریاکار تھے کیونکہ خدا کے پرانے عہدنامہ کے لوگوں کے واسطے پرانے عہدنامہ کی شریعت خود ورثہ سے زیادہ وضاحت دیتے اور خود ورثہ سے زیادہ پھیلاتے ہیں۔

مثال کے طور پر، وہ زیرہ پر دہ یکی دیتے تھے جو ان کے باغات میں اگتا تھا اور مسالحدار کھانوں میں استعمال ہوتا تھا۔ نئے عہدنامہ میں یہ شرط نہیں تھی۔ تو بھی ان کی شرط تھی کہ ان کے پیروکار (یہودی اور غیر قوم مرید) اس پر عمل کریں۔ پرانے عہدنامہ کی شریعت جڑی بوٹیوں، پودینہ، زیرہ کے متعلق الگ الفاظ نہیں کہتی۔ اس کے برعکس شریعت "ان کے کھیت کی ہر سال کی نسل" کا تقاضہ کرتی ہے۔ موجودہ سیاق وسباق نے وضاحت کی کہ خدا اس کو "زمین کی گندم، نئی مے اور تیل"، "درخت کا پھل" اور "ریوڑ اور گلہ کے پہلوٹھوں" پر مشتمل رکھنا چاہتا تھا۔ فریسیوں اور شرع کے عالموں نے بائبل کی اقدار کو الٹ کر دیا تھا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر زور دیتے تھے اور شریعت کی نہایت اہم باتوں یعنی انصاف، رحم اور ایمانداری کو فراموش کر دیتے تھے۔

یسوع فرماتا ہے کہ فریسیوں کو پرانے عہدنامہ کی شریعت کی مطلوبہ دہ یکی کو چھوڑے بغیر انصاف، رحم اور ایمانداری پر بھی عمل کرنا چاہئے۔ یہودیوں کو یہ کہنے سے یسوع چھوٹی چھوٹی جڑی بوٹیوں کی دہ یکی کی منظوری نہیں دیتا اور نہ اپنی دنیل کو باطل کر رہا ہے۔ وہ تو فرماتا ہے کہ دہ یکی سے متعلق خدا کے پرانے عہدنامہ کے فرمان پر عمل ہونا چاہئے تھا اور وہ بھی پرانے عہدنامہ کی شریعت کی نہایت اہم باتوں کو نظرانداز کئے بغیر۔

یہ بات قابل غور ہے کہ یسوع یہ بات مسیحیوں سے نہیں بلکہ یہودیوں سے کہتا ہے۔ اور یہ بات یسوع اپنی مصلوبیت سے پہلے کہتا ہے۔ یسوع مسیح کی موت سے قبل، خدا تک پہنچنے اور خدا کی پرستش کے بارے پرانے عہدنامہ کی شرائط ابھی تک موجود تھیں۔ یسوع جب تک صلیب پر نہیں چڑھا تھا اور اس طرح جب تک پرانے عہدنامہ کی شریعت کے آئین پورے، موقوف اور منسوخ نہ ہوئے وہ یکی سے متعلقہ آئین ابھی تک جاری تھے (لوقا 18:12)۔

بائبل کی درست تشریح کیلئے چند نہایت اہم اصول مندرجہ ذیل ہیں:

- سامعین پر غور کریں۔ یسوع نے یہودیوں، فریسیوں اور شرع کے عالموں سے کلام کیا تھا ان میں مسیحی نہیں تھے۔
- وقت پر غور کریں۔ یہ بات یسوع نے اپنی مصلوبیت سے پہلے کہی تھی۔ اس نے تحریری شریعت اور اس میں شامل قوانین کو پورا کیا، موقوف اور منسوخ کیا۔
- ارادہ پر غور کریں۔ یسوع یہودیوں، فریسیوں اور شرع کے عالموں کو سکھانا چاہتا تھا کہ ان کے پاس بائبل کے حقائق یا اقدار کو بدلنے کا اختیار نہیں (متی 15:1-20)۔ متی 23:23-24 میں یسوع کا ارادہ مسیحیوں کو تعلیم دینے کا نہیں تھا کہ مسیحی وہ یکی دیا کریں۔

F- مسیح کی مصلوبیت کے بعد نئے عہدنامہ میں وہ یکی۔

1- بائبل میں لفظ "شریعت" کے معنی۔

a- شریعت بطور خدا کی شرائط۔

خدا کی شریعت میں خدا کی پاک اور راستباز شرط ہے کہ سارے لوگ 100% پاک زندگی بسر کریں اور اس کی شریعت کی تمام خلاف ورزیوں کی سزا دی جائے۔

سب لوگ "خدا کی شریعت" کے ماتحت ہیں (رومیوں 8:7-8)۔ سب لوگ سزا کے لائق ہیں (رومیوں 3:19;8:1) اور خدا کی لعنت کے نیچے ہیں (گلتیوں 3:10)۔ شریعت پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والا ایک بھی شخص نجات نہیں پا سکتا (گلتیوں 2:16؛ رومیوں 3:20)۔ کوئی بھی خدا کی پاک اور راستباز شرط کو پورا نہیں کر سکتا۔

خدا کی پاک اور راستباز شرائط، اس کے اخلاقی، رسمی اور شہری قوانین پرانے عہدنامہ کے دور میں جاری ہوئے تھے۔

b- پرانے عہدنامہ کے دور میں شریعت بطور اخلاقی شرائط۔

خدا ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اس کے اخلاقی قوانین کا خلاصہ دس احکام میں ہو (خروج 20:1-17) یا محرت کی شریعت میں ہو (استثنا 19:18;6:15)۔ ایسے ذرائع ہونے چاہئیں جس سے لوگ راستبازی حاصل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ لوگوں نے شریعت ملنے سے پہلے نجات نہیں پائی تھی (خروج 20:1-2)۔ اخلاقی قوانین خدا کی شرائط تھیں کہ اس کے بچائے ہوئے لوگوں (اسرائیل) کو دنیا میں بطور خدا کے لوگ کس طرح رہنا چاہئے

c- پرانے عہدنامہ کے دور میں خدا کی شریعت بطور رسمی شرائط۔

رسمی قوانین خدا کی شرائط نہیں تھیں کہ اس کے لوگوں (اسرائیل) کو کس طرح خدا کے پاس آنا اور اس کی پرستش کرنا چاہئے۔ رسمی قوانین اس طرح تقسیم ہوتے تھے یعنی پاک لوگ (کاہن، لاوی)، پاک مقامات (خیمہ اجتماع)، پاک روایات (قربانیاں، عیدیں اور روز کا ایک دن) اور پاک اشیاء (خیمہ،

قربانیاں، نذرانے، پہلے پھل، پہلوٹھے اور دیگر یکیاں لانا، طہارت کرنا اور پاک چیزیں کھانا)۔ یاد رکھیں کہ "پہلی دیکی" اسرائیل کی نیکل کے مذہبی امور کو چلانے کے لئے مذہبی محصول کا کام کرتی تھی۔ اور "دوسری دیکی" اسرائیل میں مذہبی سماجی عیدوں کے کام آتی تھی۔

d- پرانے عہدنامہ کے دور میں شریعت بطور خدا کی شہری شرائط۔

خدا ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اسرائیل دُنیا کے دوسرے ممالک کی طرح ایک سیاسی ریاست بنے۔ وہ چاہتا تھا کہ اسرائیل ایک دینی ریاست بنے اور خدا خود اس کا بادشاہ ہو (1-سموئیل 8:7-20؛ یوحنا 18:36-37)۔ شہری (سماجی) قوانین خدا کی شرائط تھیں کہ اس کے لوگوں (اسرائیل) کو بطور ایک مذہبی ریاست کس طرح رہنا چاہئے۔ سماجی قوانین خصوصاً اسرائیل کے مذہبی ریاست کے قانونی نظام کو چلاتے تھے۔ یاد رکھیں کہ "تیسری دیکی" بطور سماجی نظام محصول کا کام کرتی تھی جو اسرائیل کی دینی ریاست کے اندر غریبوں اور حاجت مندوں کی مدد کے کام آتی تھی۔

اس کے علاوہ بادشاہ اپنے لوگوں کو مجبور کرتے تھے کہ وہ اپنے آدمیوں، زمین، فصلوں، مویشیوں اور گلوں کی دیکی بادشاہ کے دُنیاوی خدمت گذاروں کو ادا کریں (1-سموئیل 8:7-20)۔

2- <u>یسوع مسیح کی پہلی آمد پر شریعت پوری کر دی گئی تھی۔</u>

a- خدا کی اخلاقی شریعت کی شرائط کی تکمیل۔

خدا کی اخلاقی شریعت کو دو طرح سے پورا کیا گیا تھا۔ یسوع مسیح نے اپنی پہلی آمد پر خدا کی اخلاقی شریعت کو اپنا مذاروں کی جگہ پر پورا کیا اور اس نے خدا کی اخلاقی شریعت کے حقیقی معنی کا اعلان کیا۔

خدا کی راستباز شرائط اس وقت 100% پوری ہوگئی تھیں جب یسوع مسیح صلیب پر مرا اور مُردوں میں سے جی اٹھا تا کہ ثابت کرے کہ خدا باپ نے ہماری خاطر نجات کے عمل کئے جانے کے کام کو قبول کر لیا ہے۔ یسوع مسیح نے پوری طرح بے گناہ زندگی بسر کرنے (عبرانیوں 7:26) اور اپنے لوگوں (جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں) کے سارے گناہوں کے کفارہ کی کامل قربانی کے طور پر ہمیشہ کے لئے ایک ہی بار صلیب پر اپنی جان دینے سے خدا کی اخلاقی شریعت کے تقاضوں کو پورا کر دیا (عبرانیوں 7:27)۔ اس نے اپنے لوگوں کی خاطر صلیب پر لعنتی بن کر ان کو لعنت سے چھڑایا (گلتیوں 3:13)۔ اس طرح یسوع مسیح ہمیشہ کے لئے کامل سردار کاہن بن گیا (عبرانیوں 7:28)۔

یوں یسوع مسیح نے نجات کے پیغام (مرقس 1:14-15) اور اخلاقی شریعت کے حقیقی معنی کا اعلان کیا۔ یسوع مسیح نے اعلان کیا کہ خدا کے لوگوں کو بطور نجات یافتہ لوگ کس طرح رہنا چاہئے (متی 5:17-18 اور تمام تمثیلیں)۔ اس طرح یسوع مسیح ہمیشہ کے لئے کامل نبی بن گیا (استثنا 18:18-19؛ اعمال 3:22-23)۔

چنانچہ، اخلاقی شریعت نے یسوع مسیح کی زندگی اور تعلیم میں اپنی تکمیل اور کامل معنی حاصل کئے۔ اخلاقی شریعت <u>پوری کی گئی لیکن منسوخ نہیں</u>۔ اخلاقی شریعت آج بھی خدا کی شرط ہے کہ اس کے نجات یافتہ لوگوں کو اس دُنیا میں کس طرح رہنا چاہئے (متی 22:36-40؛ رومیوں 13:8-10)۔

b- رسمی شریعت کی شرائط کی تکمیل۔

یسوع مسیح کی پہلی آمد پر پرانے عہدنامہ کی رسمی شریعت کے تمام عکس، مثالیں اور رسمیں نئے عہدنامہ کے ظہور پر حقیقت بن گئے (عبرانیوں 4-1:10;8:5؛ نیچے دیئے گئے 5-4 نقارہ دیکھیں)۔

چنانچہ، رسمی شریعت کی شرائط پوری اور منسوخ ہو گئیں (متی 5:17؛ کلسیوں 2:14؛ افسیوں 15-2:14)۔

c- سماجی شریعت کی شرائط کی تکمیل۔

یسوع مسیح نے اپنی پہلی آمد پر اپنی بادشاہت صرف اسرائیل ہی میں قائم نہیں کی بلکہ پوری دنیا میں کی۔ وہ کامل بادشاہ، بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند بن گیا (مکاشفہ 1:16)۔ اُس کو آسمان اور زمین کا کامل اختیار دیا گیا (متی 28:18) اور اُس کی بادشاہی باقی تمام بادشاہتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو نیست کر دیگی (دانی ایل 2:22)۔ نئے عہدنامہ میں خدا کی بادشاہی کے متعلق اس کی تمام تعلیمات اور تمثیلیں پرانے عہدنامہ میں اسرائیل کی دینی ریاست کے سماجی قوانین کی جگہ لے لیتی ہیں (متی 44-21:42) دنیا کی تمام شریعتوں سے بالاتر ہو جاتی ہیں اور راہنما اصول بن گئی ہیں جس کے ذریعے دنیا کی ہر مملکت کے لوگوں کو رہنا چاہئے (متی 7-5)۔

چنانچہ، اسرائیل کی قومی ریاست کی سماجی شریعت کی جگہ خدا کی بادشاہی کے اصول لے چکے ہیں۔

d- نئے عہدنامہ کے دور میں اخلاقی شریعت کا کام۔

نئے عہدنامہ کے دور میں خدا کی اخلاقی شریعت کا کام بالکل ویسا ہی ہے جیسا پرانے عہدنامہ کے دور میں تھا۔ اخلاقی قوانین ہرگز خدا کی نظر میں نجات یافتہ بننے کا ذریعہ نہیں تھے اور آج بھی نہیں ہیں۔

ایک طرف اخلاقی قوانین شریعت توڑنے والوں، بغاوت کرنے والوں، بے دینوں اور گنہگاروں، ناپاک لوگوں، بے مذہبوں اور ہر چیز جو خدا کی تعلیم کے برعکس ہے بے نقاب کرتے اور سزا دیتے ہیں (1-تیمتھیس 11-1:8)۔

دوسری طرف اخلاقی قوانین آج بھی خدا کی طرف سے راہنما اصول ہیں جو اس کے لوگوں کو دکھاتے ہیں کہ خدا کے لوگوں کو اس دنیا میں کیسے رہنا چاہئے (متی 22:37؛ رومیوں 10-13:8؛ گلتیوں 5:14)۔ متی 48-5:21 میں یسوع مسیح خدا کے راہنما اصولوں کے طور پر اخلاقی شریعت دیتا ہے کہ خدا کی بادشاہی میں اس کے کامل معنی سے خدا کے لوگ کس طرح رہیں۔ اخلاقی شریعت ہرگز منسوخ نہیں ہوئی۔

3- <u>یسوع مسیح کی پہلی آمد پر شریعت منسوخ ہو گئی تھی۔</u>

پڑھیں کلسیوں 2:14۔

a- شریعت سب لوگوں پر الزام لگاتی اور سزا کا حکم دیتی ہے۔

"ہاتھ کی تحریر" (تحریریں) واضح طور پر پرانے عہدنامہ کی اخلاقی اور رسمی دونوں شریعتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے (کلسیوں 17-2:16)۔ ہو سکتا ہے کہ اسرائیلیوں نے جب خدا کی شریعت کے ضابطوں اور اصولوں پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو ایک عہد کے پابند رکھا تو ایک تحریری معاہدہ پر

دعوٰی کئے ہوں (استثنا 27:26)۔ چونکہ کوئی ایک بھی شریعت پر عمل نہیں کر سکتا تھا (رومیوں 3:10-12؛ یعقوب 2:10) اس لئے کوئی خدا کی لعنت کے ماتحت تھا (گلتیوں 3:10)۔ خدا کی پوری شریعت لوگوں کی دشمن تھی۔ ان پر خدا کی پاک اور راستباز شرائط کی خلاف ورزی کا الزام لگاتی تھی اور ان پر سزا کا حکم کرتی تھی اور خدا کے سامنے ان کی تذلیل کرتی ہے (رومیوں 2:19-20)۔ خدا کی شریعت لوگوں پر انکے گناہوں کو ظاہر کرتی تھی۔ یسوع کی پہلی آمد سے پہلے تک لوگوں پر سزا کا حکم لگاتی تھی (گلتیوں 3:24-25)۔ شریعت لوگوں کی دشمن تھی اور لوگوں کے خلاف کھڑی ہوتی تھی (کلسیوں 2:14)۔

b- یسوع نے اُن کے واسطے شریعت کو منسوخ کر دیا ہے جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔

یسوع مسیح نے اپنی موت کے وقت شریعت کو صلیب پر کھینچنے سے خدا کی نظر میں نجات کے ناجائز ذرائع کے طور پر شریعت کو اٹھا دیا۔ یسوع مسیح پر ایمان لانے والوں سے تقاضہ ہے کہ جب یسوع مسیح مُوا تو اس کے ساتھ مریں۔ اب شریعت کے تقاضے ان پر سزا کا حکم نہیں کرتے۔ یعنی یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے بھی جب مسیح کے ساتھ مُوئے تو شریعت کے تقاضوں کے اعتبار سے مر گئے۔ اب وہ شریعت پر عمل کرنے سے نجات پانے کی کوشش نہیں کرتے (رومیوں 7:1-6)۔ یسوع مسیح نے اپنی صلیبی موت کے ذریعے ایمانداروں کو باندھنے والی قوت کو باندھ دیا۔ چنانچہ بائبل کی تعلیم ہے کہ یسوع مسیح نے شریعت منسوخ کر دی یعنی اس نے ایمانداروں کے لئے شریعت منسوخ کر دی ہے۔ اب شریعت ایمانداروں پر نہ الزام لگا سکتی ہے اور نہ سزا کا حکم کر سکتی ہے۔ تاہم، ایمان نہ لانے والے اور غیر مسیحی شریعت کے ماتحت رہ گئے اور ان کی عدالت آخری عدالت کے دن شریعت کے تحت ہوگی (رومیوں 2:12-16)۔

4- یسوع مسیح کی پہلی آمد پر شریعت موقوف ہو گئی تھی۔

پڑھیں افسیوں 2:13-18۔

a- شریعت یہودی ایمانداروں کو غیر یہودی ایمانداروں سے علیحدہ کرتی تھی۔

اسیری کے بعد یہودی مذہبی استادوں اور راہنماؤں نے اخلاقی شریعت سے زور ہٹا کر رسمی شریعت پر ڈال دیا۔ شریعت کو ماننے کا ظاہری عمل خدا کی شریعت کی راستباز شرائط کی باطنی اور اصلی فرمانبرداری سے زیادہ اہم ہو گیا (متی 5:17-48)۔ انہوں نے اپنے پاس سے 613 روایتی ضابطے شامل کر کے رسمی شریعت کو بہت وسیع کر دیا (متی 15:1-20)۔

چنانچہ، یہودی مذہبی استادوں اور راہنماؤں نے صرف یہودی ایمانداروں کے واسطے علاقہ کو مخصوص کرنے کے لئے ہیکل کے گرد لفظوں کی ایک دیوار قائم کر دی اور غیر قوم ایمانداروں کے لئے ہیکل میں داخل ہونے کی پابندی کا ایک تحریری نشان ٹھہرا دیا۔

افسیوں 2:15 میں پولس رسمی شریعت اور اس کے ضابطوں کا موازنہ اس لفظی دیوار سے کرتا ہے۔ یہودی مذہبی استادوں اور راہنماؤں نے رسمی شریعت کو ایک روحانی دیوار میں بدل دیا جو یہودیوں کو یہودی ایمان قبول کرنے والے غیر قوموں سے الگ کرتی تھی۔ یہودی مسیحی بھی بعض اوقات رسمی قوانین کو پکڑے رہنے کا ارادہ رکھتے تھے مثلاً ختنہ، پاک صاف کھانا، وہ یکیاں لانا، سبت اور یہودی عیدوں اور روزوں کو ماننا۔ چنانچہ، یہودی مسیحیوں نے بھی اپنے اور دوسرے مسیحیوں کے درمیان ایک روحانی دیوار قائم کر لی تھی جو رسمی قوانین کو نہیں مانتے تھے۔ یہ تقسیم دو مسیحی گروہوں کے درمیان دشمنی کا سبب بن گئی۔

b- یسوع مسیح نے رسمی شریعت کو منسوخ کر دیا یعنی ایمانداروں کے لئے اس کے وجود کو ختم کر دیا۔

یسوع مسیح نے صلیب پر مر کر یہودی اور غیر قوم ایمانداروں کے درمیان اس "دیوار" کو گرا دیا۔ اس نے رسمی شریعت کو منسوخ کر دیا یعنی رسمی شریعت کے وجود کو ختم کر دیا۔ اس نے یہ اس لئے کیا تا کہ یہودی ایمانداروں اور غیر قوم ایمانداروں کی ایک مسیحی قوم بنا سکے (افسیوں 2:14-22 ؛ یوحنا 10:16 ؛ افسیوں 3:3-6)۔ یسوع مسیح نے صرف اس خیال کو ختم نہیں کیا کہ شریعت لوگوں کو نجات نہیں دے سکتی بلکہ رسمی شریعت کو بھی بطور خدا تک رسائی اور اس کی پرستش کا ذریعہ ختم کر دیا۔

5- <u>یسوع مسیح کی پہلی آمد پر شریعت مستقل طور پر تبدیل ہو گئی۔</u>

یسوع مسیح کی پہلی آمد کے ساتھ شریعت کی بھی ایک مستقل تبدیلی آئی ہے (عبرانیوں 7:12)۔ نئے عہدنامہ کی تعلیم واضح طور پر بتاتی ہے کہ رسمی شریعت کے مختلف اجزا کس طرح منسوخ ہوئے تھے۔ پرانے عہدنامہ کے عکس نئے عہدنامہ کے حقائق میں کس طرح تبدیل ہوئے (کلسیوں 2:17)۔

کاہن بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ کے ہارون کی نسل کے کاہنوں کی جگہ نئے عہدنامہ کے ملکِ صدق کی نسل کے کاہن آ گئے۔ اسرائیل کے کاہن ختم ہو گئے اور ان کی جگہ دنیا میں ایمانداروں کے لئے صرف ایک ہی سردار کاہن یسوع مسیح نے لے لی (عبرانیوں 7:11-28)۔

ہیکل بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ کا خیمہ اجتماع (عبرانیوں 9 : 1 - 8 ; 9 : 1 - 6 , 24 - 8 : 1) اور یروشلیم کی جسمانی ہیکل تباہ ہو گئی (متی 27 : 51 ؛ اعمال 7:48-49;17:24-25 ؛ مکاشفہ 21:22) اور ان کی جگہ نئے عہدنامہ کی روحانی مسیحی برادری (کلیسیا) نے لے لی۔ نئے عہدنامہ کی ہیکل ایک جسمانی عمارت پر نہیں بلکہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جن میں خدا کا روح بستا ہے (2- کرنتھیوں 6:14 ؛ افسیوں 2:19-22)۔

یہودی عیدیں بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ کی یہودی عیدیں ختم ہو گئیں (رومیوں 14:5 ؛ کلسیوں 2:16-17 ؛ گلتیوں 4:8-11)۔ یسوع مسیح نے نئے عہدنامہ میں صرف دو تہواروں کو قائم کیا: خداوند کا کھانا (متی 26:26-28 ؛ 1- کرنتھیوں 11:23-26) اور پانی کا بپتسمہ (متی 28:9)۔ باقی تمام مسیحی تہوار یعنی کرسمس، گڈ فرائی ڈے، ایسٹر، آسمان پر جانا اور پنتکوست بعد میں روایت کے طور پر آئیں۔ ان کی شرح نہیں لیکن منانے میں کوئی برائی نہیں۔

سبت بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ میں سبت کے رسمی پہلو یعنی اس کو ہفتہ کے ساتویں دن منانا، منسوخ ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرے ایمانداروں سے ملنا جلنا اور نیک کام کرنا اور زندگیاں بچانے کے ذریعے آرام پانا اور تازہ دم ہونا نے لے لی (مرقس 2:23-28;3-1) اور یہ ہفتہ کا کوئی بھی دن ہو سکتا ہے (اعمال 20:7 ؛ 1- کرنتھیوں 16:2)۔

رسمی دُعائیں بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ کی رسمی دُعائیں جو دن میں تین بار یروشلیم کی طرف منہ کر کے ادا کی جاتی تھیں (زبور 55:17) ان کی جگہ نئے عہدنامہ میں خدا کے ساتھ تنہائی میں دُعا (متی 6:5-8) اور "اے ہمارے باپ!" جیسی دُعا نے لے لی (متی 6:9-15)۔

روزے بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ کے روزے اپنے ماتم سمیت ختم ہو گئے اور ان کی جگہ نئے عہدنامہ میں مسیح کی مستقل حضوری کی خوشی نے لے لی (متی 9:14-17, 6:16-18؛ مرقس 2:18-22)۔

قربانیاں بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ کی قربانیوں کے سارے نذرانے موقوف ہو گئے کیونکہ نئے عہدنامہ میں وہ پورے ہو چکے تھے اور ان کی جگہ ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے یسوع مسیح کی صلیبی قربانی نے لے لی (یوحنا 1:29؛ عبرانیوں 7:27; 9:9-14,25-26; 10:10)۔ یونانی لفظ "efhapax" کا مطلب ہے "ایک ہی بار" یا "ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے" اور واقعہ کی تکمیل اور اختتام کو ظاہر کرتا ہے۔

وہ یکی بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ میں وہ یکی دینا موقوف ہو گیا اور اس کی جگہ نئے عہدنامہ کے نذرانے کی ادائیگی نے لے لی (مرقس 12:41-44؛ لوقا 6:38؛ 1-کرنتھیوں 2:16-2- کرنتھیوں 8:3,12,14; 9:6-7)۔ کتابچہ 4، سبق 44 میں "خلاوت کرنا" دیکھیں۔

ختنہ بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ میں جسم کا ختنہ موقوف ہو گیا اور اس کی جگہ نئے عہدنامہ میں دل کے ختنہ نے لے لی (رومیوں 2 : 28 - 2 9 ؛ 1- کرنتھیوں 7:17؛ گلتیوں 6:15)۔

طہارت (پاک ہونے کی رسم) بطور عکس اور حقیقت۔

پرانے عہدنامہ کی طہارتیں پاک ہونے کی رسمیں یا ایک شخص پر اوپر سے برسائے یا ڈالے جانے والے پانی سے دھلنا ہوتا تھا۔ طہارت دُنیا سے جُدا ہونے اور ناپاکی کو دھونے کی علامت تھی (احبار 14:1-9؛ احبار 15:11; 13:1-5؛ حزقی ایل 36:25-27؛ مرقس 7:2-4؛ لوقا 11:38-39؛ یوحنا 13:5,9,10؛ عبرانیوں 10:19-22)۔ نئی پیدائش (جُدائی) ناپاکیوں کو دھونا اور نئے عہدنامہ میں روح القدس کے ذریعے پاکیزگی کی طرف اشارہ کرتی تھی (اعمال 10:44-48; 22:16؛ افسیوں 3:5-6؛ عبرانیوں 10:22)۔

پاک کھانے بطور عکس اور حقیقت۔

پاک کھانے کے متعلق پرانے عہدنامہ کا ضابطہ پاکیزگی کے عکس کا کام کرتا ہے (احبار 11:1-47)۔ یہ ضابطہ نئے عہدنامہ میں خدا کے کلام کے وسیلہ سے قائم ہوا تھا جو ایمانداروں کو ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے (یوحنا 15:3؛ افسیوں 5:26)۔ یسوع مسیح نے اپنی پہلی آمد کے وقت سب

کھانوں کو پاک قرار دے دیا تھا (مرقس 7:19؛ رومیوں 14:2-6,13-23؛ کلسیوں 2:16-1؛ تمطاؤس 4:3-5)۔

خلاصہ۔

یسوع مسیح نے پرانے عہدنامہ کی شریعت پر ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے عمل کیا (متی 5:17)۔ اسے موقوف اور منسوخ کر دیا۔ اس کو موقوف و منسوخ کیا اور مٹا ڈالا (کلسیوں 2:14) اور نیست کر دیا۔ اس کے وجود کو ختم کر دیا (افسیوں 2:15)۔ ان رسمی ضابطوں کو خاتمہ کلدیا، انفرادی جماعتوں میں دوبارہ متعارف نہیں کروایا جا سکتا اور اس طرح مسیحیوں کے درمیان دوبارہ تقسیم نہیں کی جا سکتی۔

پس، پرانے عہدنامہ کی رسمی شریعت کے ضابطے مثلاً، کاہنوں کی تقرری، ٹیکیاں اور نذرانے قبول کرنا، سبت کو ماننا، دیگر یہودی تہوار اور روزے کا دورانیہ، جانوروں کی قربانیاں لانا، لڑکوں کا ختنہ، مذہبی تقریبات سے پہلے طہارت اور رسمی طور پر پاک کھانے کھانا کسی بھی مسیحی جماعت میں دوبارہ متعارف نہیں کروائے جا سکتے۔

پرانے عہدنامہ کے دہ یکی کے ضابطے (ملاکی 3:10) کو بھی کسی مسیحی جماعت میں دوبارہ بطور مسیحی فرض یا شرط متعارف نہیں کروایا جا سکتا۔ خدا مسیحیوں سے نہیں چاہتا کہ مسیحی دہ یکی یا اپنی آمدن کا کوئی اور حصہ دیں۔

خدا کی تعلیم ہے کہ مسیحی، تابعیت کے ساتھ خوشی سے، آزادی سے اور شوق کے ساتھ دل کھول کر خیرات دیں (2- کرنتھیوں 9:6-7) اور وہ قربانی کے طور پر دینے کی بھی سفارش کرتا ہے (لوقا 6:38؛ اعمال 2:20:33-35؛ 2- کرنتھیوں 8:3,9)۔ (کتابچہ 4، سبق 44 میں دیکھیں "خیرات کرنا")۔